REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جلد ۴۸/۱۳ | ۲۵ شہادت ۱۳۳۸ ہش ۲۵ اپریل ۱۹۵۹ء | نمبر ۹۶

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲۴ اپریل۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق قبل ازیں یہ اطلاع شائع ہو چکی ہے کہ "طبیعت اچھی نہیں بہت تھوڑا فرق پڑا ہے" جیسا کہ احباب کو علم ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت عرصہ سے کمر درد اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف کے باعث ناساز چلی آ رہی ہے۔ احباب خاص توجہ التزام اور درد و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو جلد صحت یاب فرمائے۔ اور صحت و عافیت کے ساتھ کام کرنے والی لمبی عمر عطا کرے۔ آمین :

وزیر خارجہ جناب منظور قادر سیٹو کانفرنس میں شرکت کے بعد کراچی واپس پہنچ گئے

"سیٹو کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں ولنگٹن کانفرنس نے بہت اچھا کام کیا ہے"

کراچی ۲۴ اپریل۔ وزیر خارجہ جناب منظور قادر سیٹو کانفرنس میں شرکت اور جنوب مشرقی ایشیا کے متعدد ممالک کا دورہ کرنے کے بعد گزشتہ رات کراچی واپس پہنچ گئے۔ وزارت خارجہ کے سیکرٹری جناب ایم۔ ایس۔ اے بیگ بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ ہوائی اڈہ پر اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ سیٹو کو مضبوط بنانے کے سلسلہ میں ولنگٹن کانفرنس نے بہت اچھا کام کیا ہے۔ تبت کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے آپ نے کہا تبت کے حالات نے واضح کر دیا ہے۔ کہ علاقائی معاہدے بہت ضروری ہیں۔ آپ نے تبت کے حالات کو بہت تشویشناک قرار دیا۔ اور کہا کہ ان حالات سے سب کو ہوشیار ہو جانا چاہیئے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا پاکستان چین کو تسلیم کر چکا ہے۔ اسے اقوام متحدہ کا ممبر بنانا ہوگا۔ بھارتی کینبرا جیٹ بمبار طیارے کی پاکستانی علاقے میں پرواز کے واقعہ کے متعلق آپ نے بتایا میں اس کے متعلق بعد میں تفصیلی بیان دوں گا۔ جنوب مشرقی ایشیا کے جن ممالک کا دورہ کرتے ہوئے آپ واپس تشریف لائے ہیں۔ ان کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ میں نے تمام ملکوں میں پاکستان کے لئے دوستی اور تپاک کا جذبہ پایا ہے۔ میں نے وہاں جو بات چیت کی وہ عام نوعیت کی تھی۔ ویسے کشمیر اور نہری پانی کے تنازعہ کا بھی ذکر اس بات چیت میں آتا رہا۔ آپ نے کہا انڈونیشیا نے جو تجارتی وفد پاکستان بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے وہ باہمی خیرسگالی اور دوستی کے جذبے پر مبنی ہے :

صدر احمد سوکارنو سے صدر جنرل محمد ایوب خاں کی ملاقات

انقرہ جاتے ہوئے صدر سوکارنو آج صبح سویرے کراچی سے گزرے

کراچی ۲۴ اپریل۔ انڈونیشیا کے صدر ڈاکٹر احمد سوکارنو جاکرتا سے انقرہ جاتے ہوئے آج صبح سویرے کراچی سے گزرے۔ ہوائی اڈے پر صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں نے آپ کا استقبال کیا۔ وزیر داخلہ جنرل کے ایم شیخ سفیر انڈونیشیا مقیم کراچی اور دفتر خارجہ کے اعلیٰ احکام بھی آپ کے استقبال کے لئے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔ ہوائی جہاز سے اترنے کے بعد آپ آرام کے کمرے میں تشریف لے گئے۔ آپ نے کراچی میں تقریباً ایک گھنٹہ قیام کیا۔

مسٹر ڈلس کو عارضی طور پر صدر آئزن ہاور کا مشیر مقرر کر دیا گیا

واشنگٹن ۲۴ اپریل۔ مسٹر ڈلس کو امور خارجہ کے لئے باضابطہ طور پر صدر آئزن ہاور کا مشیر مقرر کر دیا گیا ہے۔ کل انہوں نے ہسپتال میں اپنے نئے عہدے کا حلف اٹھایا۔ انہیں مشیر خصوصی کی حیثیت میں باقاعدہ وزیر کا درجہ حاصل ہوگا۔

چین کے معاملات میں مداخلت کے خلاف احتجاج

پیکنگ ۲۴ اپریل۔ چین کے اخبار پیپلز ڈیلی نے چین کے داخلی معاملات میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی مداخلت کے خلاف احتجاج کیا ہے۔ اس نے لکھا ہے کہ ہندوستان غیر دوستانہ رویہ اختیار کر کے چین کے ساتھ دوستانہ تعلقات خراب کر رہا ہے۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ ہم ہندوستانی سامراج سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔ بھارتی پارلیمنٹ میں چین پر جو نکتہ چینی کی گئی ہے۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے اخبار نے لکھا ہے کہ اگر ہندوستان اپنی ضد پر اڑا رہا تو اس کا انجام برا ہوگا۔

ناصر آئندہ ماہ بھارت آئیں گے

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ متحدہ عرب جمہوریہ کے صدر جمال عبدالناصر بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کی دعوت پر آئندہ ماہ بھارت کا دورہ کریں گے۔ بھارتی سفیر متعین قاہرہ مسٹر آر۔ کے نہرو نے کل یہاں صدر ناصر سے ملاقات کے بعد اخباری نمائندوں کو بتایا کہ صدر ناصر اپنے دورے کی تاریخ خود مقرر کریں گے۔

دو لاکھ اسّی ہزار من بیج کی تقسیم

لاہور ۲۴ اپریل۔ لاہور ڈویژن میں اکتوبر ۱۹۵۸ء کے دوران میں ۲ لاکھ ۸۰ ہزار من سے زیادہ بیج ۲

۲ تقسیم کیا گیا۔ اس میں سے ۳۳۴۶۵ من گندم کا بیج تھا :

کراچی کے نئے انسپکٹر جنرل پولیس

کراچی ۲۴ اپریل۔ نوابزادہ محمد فرید نے کل انسپکٹر جنرل پولیس کراچی کی حیثیت سے اپنا عہدہ سنبھال لیا۔ وہ مسٹر ایف۔ آر کھنڈکر کی جگہ اس عہدے پر مقرر ہوئے ہیں۔ مسٹر کھنڈکر کو بنکاک میں سیٹو کا ڈائرکٹر سکیورٹی مقرر کیا گیا ہے۔

چینی فوجیں نیپال میں نہیں داخل ہوئیں

لنڈن ۲۴ اپریل۔ یہاں کے نیپالی سفارت خانے نے لنڈن کے ایک اخبار کی اس اطلاع کی تردید کی ہے۔ کہ چینی فوجی دستے نیپال میں داخل ہو گئے ہیں۔ سفارت خانہ کے ایک ترجمان نے اس خبر کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہم اس خبر پر یقین نہیں کر سکتے۔ اس سے پہلے بھی بعض اخبارات میں اس قسم کی خبریں شائع ہوئی ہیں۔ اور اگر ان خبروں میں کوئی حقیقت ہوتی تو ہمیں اس سلسلہ میں ضرور کوئی ہدایت کی جاتی :

لیبیا کے لئے متحدہ عرب جمہوریہ سے اسلحہ

قاہرہ ۲۴ اپریل۔ لیبیا سے ایک معاہدہ کے تحت متحدہ عرب جمہوریہ ۲۵ اپریل کو ٹینک توپیں۔ ہوائی جہاز۔ مشین گنیں۔ دستی بم۔ اور دوسرا اسلحہ حکومت لیبیا کے حوالے کر دے گا۔

دوسرے ملکوں میں پاکستانی مصنوعات کی مانگ

کراچی ۲۴ اپریل۔ بعض غیر ملکی فرمیں پاکستان کی حسب ذیل اشیاء درآمد کرنے میں بڑی دلچسپی لے رہی ہیں۔ جو پاکستانی تاجران اشیاء کی برآمد کے خواہاں ہوں۔ انہیں تجارت بڑھانے کے دفتر سے کراچی کے پتے پر خط و کتابت کرنی چاہیئے۔ سوتی کپڑا۔ دوسرا کپڑا۔ لڑکیوں کے پہننے کے کپڑے۔ اونی کپڑا۔ ورسٹڈ کپڑا۔ سوت۔ اون۔ چمڑا۔ چمڑے سے بنی ہوئی اشیاء۔ کھیلوں کا سامان اور زیورات۔

پاک بھارت تجارتی بات چیت ملتوی

کراچی ۲۴ اپریل۔ پاکستان اور بھارت کے درمیان کل سے نئی دہلی میں جو تجارتی بات چیت شروع ہونے والی تھی۔ اسے بھارتی حکومت کی درخواست پر ملتوی کر دیا گیا ہے۔ بھارت نے بات چیت کے التوا کی کوئی وجہ نہیں بتائی :

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ — ۲۵ اپریل ۱۹۵۹ء

جسم اور روح

الفضل کے ایک گزشتہ اداریہ میں ہم نے جو حوالہ تفسیر المنار میں سے شائع کیا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں:۔

"دوسری بات یہ ہے کہ آخری زمانہ میں عیسیٰ علیہ السلام کے نازل اور زمین پر آپ کا حکم جاری ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کی رسالت سے جو اصل مقصود اور جو باتیں آپ کی رسالت کی روح و رواں تھیں۔ رحمت و محبت صلح و آشتی کے احکام اور یہ کہ لوگ مقاصد شریعت اختیار کریں۔ یعنے مغز کو چھوڑ کر پوست ہی پر قناعت نہ کرلیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام یہود کے لئے کوئی نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ آپ ایسی تعلیم لائے تھے جو یہود کو دینی جمود سے جس کی وجہ سے وہ شریعت موسوی کے ظواہر پر اڑے ہوئے تھے۔ ہٹا کر مقاصد شریعت کے فہم کے قابل بنا سکے۔ اسی طرح جب آخری دائمی شریعت یعنی اسلام کے نام لینے والے شریعت کے ظاہری الفاظ بلکہ ان لوگوں کے الفاظ پر جنہوں نے شریعت میں اپنی رائے سے کچھ کہا جم جائیں گے۔ اور مقاصد شرعیہ پر پردہ پڑ جائے گا۔ پھر ویسی ہی صلاح عیسوی کی ضرورت ہوگی جو لوگوں پر اسرار شریعت و مقاصد دین ظاہر کرے۔ اور یہ تمام باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ پس جس وقت عام فساد کے بعد لوگ قرآن مجید کی طرف رجوع کریں گے۔ اور رسوم و ظواہر کو چھوڑ کر اصلاح باطن کے لئے اصل شریعت پر کاربند ہوں گے۔ وہی گویا نزول عیسیٰ کا زمانہ اور شریعت اسلام کے موافق آپ کی حکومت کا وقت ہوگا"۔

ان الفاظ کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح یہود موسوی شریعت کے ظواہر تک محدود ہو کر رہ گئے تھے۔ مگر شریعت کی روح کو چھوڑ چکے تھے۔ اس لئے ان کی اصلاح کے لئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام جو نئی شریعت نہیں لائے تھے۔ بلکہ موسوی شریعت پر ہی کماحقہ اس کے ظاہر و باطن دونوں پر عمل کرانے کے لئے آئے تھے۔ اسی طرح دائمی شریعت یعنی اسلامی شریعت پر بھی ایک وقت آنے والا ہے۔ جب اس شریعت کو ماننے والے بھی صرف اس کے ظواہر پر تو مرینگے لیکن اس کی روح سے نا آشنا ہوں گے۔

چنانچہ مسلمہ طور پر آج وہی زمانہ اسلام پر وارد ہے۔ اور اسلام کو ماننے والوں کی حالت تقریباً یہی ہو چکی ہے۔ کہ شریعت کے ظواہر پر تو مرتے ہیں۔ لیکن اسلام کی حقیقی روح ان کے اعمال میں مفقود ہوتی ہے۔ علاوہ اس کے مغرب کی مادہ پرستی کا بھی جو اثر اہل اسلام پر پڑا ہے۔ اس نے بھی کئی قسم کے ظاہری بُت پیدا کر دیئے ہیں۔ اور جو تحریکیں تجدید و احیائے دین کے لئے کھڑی ہوتی ہیں۔ وہ بھی یورپ کی تقلید میں مادہ پرستی پر محمول ہوتی ہیں۔ اور روح اسلام سے مبرّا ہوتی ہیں۔ اس لئے کبھی وہ سیاسی رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ اور کبھی اقتصادی اور کبھی کوئی اور دنیوی مفاد ان کے پیش نظر ہوتا ہے۔

کلمہ شہادت۔ نماز۔ روزہ۔ حج اور زکوٰۃ جو پنج بنائے اسلام ہیں۔ ان کی پابندی اول تو بہت کم کی جاتی ہے۔ اور اگر کی جاتی ہے۔ تو وہ بھی محض دکھاوے کے لئے کی جاتی ہے۔ بہت ہی کم لوگ ایسے ہوں گے۔ جو نماز اس خشوع و خضوع سے ادا کرتے ہیں جس کی تاکید آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ یعنی نماز پڑھتے وقت انسانی دل کی کیفیت یہ ہونی چاہیئے۔ کہ گویا وہ اللہ تعالےٰ کو دیکھ رہا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو سکے۔ تو کم از کم یہ کیفیت ہونی چاہیئے کہ انسان سمجھے کہ اللہ تعالےٰ اس کو دیکھ رہا ہے۔ اسی طرح روزہ بھی محض دکھاوے کے لئے رکھا جاتا ہے۔ اور جو فوائد روحانی روزہ سے مترتب ہونے چاہئیں وہ نہیں ہوتے۔ صرف تمام دن بھوکا اور پیاسا رہنے کا نام روزہ نہیں ہے۔ اسی طرح بہت سے لوگ محض حاجی کہلانے کے لئے حج کرتے ہیں۔ تاکہ اس طرح وہ دنیا کے فوائد حاصل کر سکیں۔ اصلاح نفس جو حج کی اصل غرض ہے۔ وہ انہیں مطلوب نہیں ہوتی اسی طرح زکوٰۃ کی حالت ہے وقس علیٰ ھذا دوسرے اعمال بھی محض دکھاوے کے رہ گئے ہیں۔ یہ حال تو عام اہل اسلام کا ہے۔ وہ لوگ جو اہل علم کہلاتے ہیں۔ ان کی حالت بھی ان سے کچھ بہتر نہیں ہے۔

یہ باتیں ہم نے مختصراً لکھی ہیں ورنہ خود اہل اسلام نے فی زمانا اہل اسلام کے موجودہ حالات پر جو کچھ لکھا ہے۔ وہ اتنا دردناک ہے کہ کوئی اہل دل ان حالات کو پڑھ کر امت مرحومہ پر آنسو بہائے بغیر نہیں رہ سکتا۔ مولانا حالی کی مسدس۔ علامہ اقبال کا کلام پھر دیگر دردمند لوگوں نے اہل اسلام کی موجودہ حالتوں کے جو نقشے کھینچے ہیں۔ وہ کسی کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں ہیں۔ الغرض یہی وہ زمانہ ہے جس میں بقول علامہ محمد عبدہ صلاح عیسوی کی ضرورت ہے۔ آج ہی وہ زمانہ ہے۔ جب اہل اسلام اپنے پیشروؤں کی طرح شریعت کے ظواہر کے پجاری ہیں۔ مگر اسلامی اعمال کی حقیقت اور روح سے عاری ہو چکے ہیں۔ اس لئے ضرور ہے کہ آج اسی طرح جس طرح بنی اسرائیل کی اصلاح کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک مسیحی نفس کو مبعوث فرمایا تھا۔ امت مرحومہ کی اصلاح حال کے لئے بھی کسی اپنے بندے کو مبعوث کرے۔ جو از سرِ نو روح اسلام سے روشناس کرائے۔ اور کھوکھلے اعمال میں روح بھر دے۔ ذیل میں ہم ایک اقتباس "آئینہ کمالات اسلام" تصنیف منیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے درج کرتے ہیں:۔

"میں افسوس کرتا ہوں کہ ہمارے اکثر علماء کی توجہ اکثر ظاہری اور پست اور موٹے خیالات کی طرف کھچی ہوئی ہے۔ اور وہ ان باریک حقیقتوں کو سمجھتے نہیں کہ جو خداوند کریم نے کتاب عزیز میں رکھی ہیں۔ اور جو ہمارے سیدنا و ہادی علیہ السلام نے بیان فرمائی ہیں۔ اور نہ صرف اسی قدر بلکہ وہ ایسے عارف کو جو خدا تعالےٰ سے معارف حکمیہ کا انعام پاوے۔ اور ان دقائق کو کھولے۔ جو ضرورت وقت نے ان کا کھولنا فرض کر دیا ہے۔ زندیق اور ملحد اور محرّف اور دین سے برگشتہ قرار دیتے ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ کہ وہ حقیقتوں سے اکثر ناواقف اور صرف ظاہر اور مجاز پر قناعت کرنے والے ہیں۔ اور اس سرِ حقیقی کی طرف ان کی طبیعتوں کو میل ہی نہیں۔ اور نہ کچھ مناسبت ہے۔ جو اسرار غامضہ پر اطلاع پانے سے حقانی عارفوں کو حاصل ہوتا ہے۔ مشرقی بت پرستی کا اثر اگرچہ کما حقہ تو ان پر پڑا نہیں۔ مگر پھر بھی ان کے دل میں وہم پرستی کے ایسے بت مخفی ہیں کہ وہ قبلہ حقیقت تک پہونچنے سے سدراہ ہو رہے ہیں۔ میں کامل یقین رکھتا ہوں۔ کہ ان بتوں کے توڑنے کے لئے خدا تعالےٰ نے ارادہ کیا ہے۔ اور میں کسی دلیل سے شبہ نہیں کر سکتا۔ اب وہ وقت آگیا ہے۔ کہ بتوں کو کلی توڑ دیا جاوے۔ اور خدا پرست لوگ گمگشتہ حقیقتوں کو پھر پالیویں۔ خدا تعالےٰ جو تمام بھیدوں سے واقف ہے۔ خوب جانتا ہے۔ کہ یہ لوگ حقیقت اسلامیہ سے دور جا پڑے ہیں۔ اور حقانیت کی مبارک روشنی کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام ص۳۶)

ایک ضروری تحریک

از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ و عہدہ داران جماعت اور دیگر مخیر احمدی احباب کو میں یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ احمدی بچوں کے واحد قومی رسالہ تشحیذ الاذہان کی توسیع اشاعت کے لئے خاص کوشش فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ یہ رسالہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی ہدایت پر احمدی بچوں کی تربیت کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے زیر اہتمام شائع ہوتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ جماعت کی وسعت اور احمدی بچوں کی صحیح دینی تربیت کے اہم مقصد کے بالمقابل اس کی اشاعت تا حال بہت کم ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ بیرونی مجالس بالخصوص کراچی۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان اور دیگر بڑی بڑی شہری مجالس کے قائدین اس طرف خاص توجہ کریں گے۔ تاکہ کوئی ذی استطاعت احمدی گھرانہ ایسا نہ رہے۔ جو یہ رسالہ نہ خریدتا ہو۔ مجالس اپنی مساعی سے مرکز کو بھی ضرور مطلع کریں اور اپنی ماہانہ رپورٹ میں بتاتی رہیں۔ کہ انہوں نے کتنے نئے خریدار اس رسالہ کے بنائے ہیں۔ یا کتنی رقم اس کی اعانت کے لئے بھجوائی ہے۔

جزاکم اللہ احسن الجزاء
خاکسار مرزا منور احمد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات

تقریر مکرم میاں عطاء اللہ صاحب ایڈووکیٹ بموقع جلسہ سالانہ ۱۹۵۸ء

(قسط نمبر ۲)

۱۔ سنریھم اٰیتنا فی الاٰفاق وفی انفسھم حتّٰی یتبیّن لھم انّہ الحق۔

۲۔ ھو الذی بعث فی الامّیّین رسولاً منھم یتلوا علیھم اٰیاتہٖ ویزکیھم ویعلّمھم الکتٰب والحکمۃ و ان کانوا من قبل لفی ضلٰلٍ مّبین۔

میرے مضمون کا عنوان معجزات حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہے۔ حضورؑ نے اپنی کتب میں تحریر فرمایا ہے کہ مجھے لاکھوں نشانات دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ حضورؑ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں فرماتے ہیں:۔

”اب میں بموجب آیۃ کریمہ اَمَّا بنعمۃ ربّک فحدّث اپنی نسبت بیان کرتا ہوں کہ خدا تعالےٰ نے مجھے اس تیسرے درجہ میں داخل کرکے وہ نعمت بخشی ہے کہ جو میری کوشش سے نہیں بلکہ شکم مادر میں ہی مجھے عطا کی گئی ہے میری تائید میں اس نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶؍جولائی ۱۹۰۶ء ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں“

ظاہر ہے کہ ان سب کو تفصیل سے اس وقت بیان کرنا ناممکن ہے۔ مجھے لازماً انتخاب کرنا ہوگا اور مجھے اپنے دامانِ نگاہ کی تنگی اور الٰہی نشانات کی بے نہایتی کا اعتراف ہے۔ بہرکیف میں اپنی گزارشات پیش کرتا ہوں۔ اللہ تعالےٰ مجھے توفیق عطا فرمائے کہ یہ مضمون اس طرح بیان ہوجائے کہ طالبانِ حق کی چشم بصیرت وا کر دے۔ اور جو کیف اس مضمون کا حق ہے وہ قلوب میں پیدا ہوجائے۔ آمین

معجزہ کا لفظ اعجاز مصدر سے ماخوذ ہے جس کے معنی عاجز کر دینے کے ہیں۔ اسلامی اصطلاح میں معجزہ ایسے امر کو کہتے ہیں جو کسی نبی اللہ سے باذن اللہ صادر ہو اور فریق مخالف اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز آجائے۔

علمائے سلف میں سے حضرت امام غزالیؒ اپنی کتاب الاقتصاد فی الاعتقاد میں فرماتے ہیں۔ اگر کوئی نبی یہ کہے۔ انّ اٰیۃ صدقی فی ھٰذا الیوم انّی احرّک اصبعی فلا یقدر احدٌ من البشر علی معارضتی فلم یعارضہ احدٌ فی ذالک الیوم ثبت صدقہ۔ یعنی اگر کوئی نبی یہ کہے کہ میری صداقت کا نشان آج کے دن یہ ہے کہ میں اپنی انگلی ہلاؤں گا اور انسانوں میں سے کوئی اس معاملے میں میری معارضت کی طاقت نہیں رکھے گا اور اس دن کوئی اس کی معارضت نہ کرے تو اس کا صدق ثابت ہوگیا۔

اس کی مثال خود حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی ہے۔ جس کے متعلق خدا تعالیٰ فرماتا ہے ھٰذہٖ ناقۃ اللّٰہ لکم اٰیۃً فذروھا تاکل فی ارض اللّٰہ ولا تمسّوھا بسوءٍ فیاخذکم عذاب الیم۔ یعنی یہ اللہ تعالےٰ کی اونٹنی تمہارے لئے نشان ہے پس اسے چھوڑ دو۔ تا زمین میں کھائے پئے اور اسے کوئی نقصان نہ پہنچاؤ۔ آگے چیلنج کیا کہ اگر نقصان پہنچاؤ گے تو تمہیں عذاب الیم آ پکڑے گا۔

اس ناقۃ اللہ کے متعلق اگر یہ سمجھ لیا جائے کہ وہ کسی اونٹنی کے پیٹ سے پیدا نہ ہوئی تھی بلکہ کسی پتھر نے اسے جنم دیا تھا۔ تو یہ عجوبہ پسندی اور افسانہ طرازی کا ایک کرشمہ ہے حقیقت سے اس کو دُور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ کوئی ثبوت اس امر کا نہیں ملتا کہ وہ عام اونٹنی نہ تھی۔ وہ آیۃ اللہ صرف اس چیلنج کی وجہ سے بنی جو حضرت صالح علیہ السلام نے اپنی صداقت کے ثبوت کے لئے دیا تھا۔

معجزات کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد سے پہلے قریباً تمام مذاہب کے عقائد و خیالات میں ایسی ایسی باتیں داخل ہوگئی تھیں کہ ان سے دین و ایمان کی غرض و غایت پر بھی پانی پھر جاتا ہے۔ مختلف نبیوں اور ولیوں کی طرف ایسے ایسے معجزات منسوب کر دیئے گئے جن کا کوئی ثبوت قرآن شریف یا حدیث یا کتب سابقہ اور تاریخ میں نظر نہیں آتا اور بعض صورتوں میں استعارہ اور مجاز والے کلام کو حقیقت پر محمول کرکے فرضی معجزوں کا وجود گھڑ لیا گیا تھا۔ مثلاً یہ مشہور تھا کہ ایک بزرگ کے سامنے پکا ہوا مرغ لایا گیا۔ انہوں نے اس کا گوشت کھایا اور پھر اس کی ہڈیاں جمع کرکے ہاتھ میں پکڑ کر جو دبائیں تو وہ زندہ ہو کر بانگیں دیتا ہوا مرغ بن گیا۔

دوسری طرف کچھ لوگ وہ تھے جو سرے سے معجزات کے قائل ہی نہ تھے اور سلسلہ علل و اسباب سے ہر چیز کو اس طرح وابستہ قرار دیتے تھے کہ ان کے خیال میں ان کے خود تراشیدہ قانونِ قدرت کا ٹوٹنا اور کسی امر خارق عادت کا رونما ہونا محالات میں سے تھا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان دونوں نقطہ ہائے نگاہ کی اصلاح فرمائی اور بتایا کہ اسباب و علل کی دیواروں میں کچھ روزن بھی کھلتے ہیں جن میں سے اللہ تعالیٰ اپنی قدرت و علم اور دیگر صفات کے ذریعہ چہرہ نمائی کرتا ہے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو انسان کبھی یقین کامل حاصل نہ کر سکے۔ اور فرمایا کہ معجزہ برحق ہے بلکہ ایمان کو زندہ اور تروتازہ رکھنے کے لئے معجزہ ایک ضروری چیز ہے۔ کیونکہ یہ معجزہ ہی ہے جو انسان کو عقلی دلائل کی دود آمیز فضا سے نکال کر روشنی میں لاتا ہے۔ مگر اس کے لئے خدا کی طرف سے چند شرائط ضروری اور لازمی کر دی گئی ہیں اور وہ شرائط یہ ہیں:۔

اوّل۔ معجزہ میں کوئی نہ کوئی بات ایسی ہو جو دوسروں کو نبی کے مقابل پر عاجز کر دے اور اس کی تہہ میں خدا کا ہاتھ نظر آئے۔

دوم۔ اس میں کوئی نہ کوئی اخفاء کا پہلو ضرور رہنا چاہیئے۔ کیونکہ بالکل کھلی اور غیر مشتبہ صداقت پر ایمان لانے پر کوئی ثواب مترتب نہیں ہو سکتا۔

سوم۔ یہ کہ معجزہ میں کوئی بات خدا تعالےٰ کی سنت اور وعدہ کے خلاف نہ ہو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۳۲ میں معجزہ کی حقیقت کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:۔

”معجزات سے وہ امور خوارق عادت مراد ہیں جو باریک اور منصفانہ نظر سے ثابت ہوں اور بجز مؤیدان الٰہی دوسرے لوگ اس پر قادر نہ ہو سکیں۔ اسی وجہ سے وہ امور خارق عادت کہلاتے ہیں۔ درحقیقت معجزات کی مثال ایسی ہے جیسے چاندنی رات کی روشنی جس کے کسی حصہ میں کچھ بادل بھی ہو مگر وہ شخص جو شب کور ہو اس کے لئے یہ چاندنی کچھ مفید نہیں۔ ایسا تو ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ کبھی ہوا کہ اس دنیا کے معجزات اسی رنگ کے ظاہر ہوں۔ جس رنگ سے قیامت میں ظہور ہوگا۔ مثلاً دو تین سو مُردے زندہ ہو جائیں۔ اور بہشتی پھل ان کے پاس ہوں۔ اور دوزخ کی آگ کی چنگاریاں بھی پاس رکھتے ہوں اور شہر بہ شہر دورہ کریں۔ اور ایک نبی کی سچائی پر جو قوم کے درمیان ہو گواہی دیں اور لوگ ان کو شناخت کر لیں کہ درحقیقت یہ لوگ مر چکے تھے۔ اور اب زندہ ہوگئے ہیں۔ اور وعظوں اور لیکچروں سے شور مچا دیں کہ درحقیقت یہ شخص جو نبوت کا دعوےٰ کرتا ہے سچا ہے سو یاد رہے۔ کہ ایسے معجزات کبھی ظاہر نہیں ہوئے اور نہ آئندہ کبھی قیامت سے پہلے ظاہر ہونگے جو شخص دعویٰ کرتا ہے کہ ایسے معجزات کبھی ظاہر ہو چکے ہیں وہ محض بے بنیاد قصوں سے فریب خوردہ ہے۔ اور اس کو سنت اللہ کا علم نہیں اگر ایسے معجزات ظاہر ہوتے تو دنیا دنیا نہ رہتی اور تمام پردے کھل جاتے اور ایمان لانے کا ایک ذرہ بھی ثواب باقی نہ رہتا۔

معجزہ صرف حق و باطل میں فرق دکھانے کے لئے اہل حق کو دیا جاتا ہے۔ اور معجزہ کی اصل غرض صرف اس قدر ہے کہ عقلمندوں اور منصفوں کے نزدیک سچے اور جھوٹے میں ایک مابہ الامتیاز قائم ہو جائے۔ اور اسی حد تک معجزہ ظاہر ہوتا ہے جو مابہ الامتیاز قائم کرنے کے لئے کافی ہو اور یہ اندازہ ہر ایک زمانہ کی حاجت کے مناسب حال ہوتا ہے اور نوعیت معجزہ بھی حسب حال زمانہ ہی ہوتی ہے۔“

معجزہ سے کون فائدہ اٹھاتا ہے

حضور تحریر فرماتے ہیں:۔

”نشان اور معجزہ ہر ایک طبیعت کے لئے ایک بدیہی امر نہیں۔ جو دیکھتے ہی ضروری التسلیم ہو بلکہ فائدہ اس سے وہی عقلمند اور منصف اور راستباز اور راست طبع فائدہ اٹھاتے ہیں جو اپنی فراست دوربینی باریک نظر، انصاف پسندی

خدا ترسی اور تقویٰ سے شعار لوگ اسے دیکھ لیتے ہیں کہ وہ ایسے امور ہیں جو دنیا کی معمولی باتوں میں سے نہیں ہیں اور نہ کاذب ان کے دکھلانے پر قادر ہو سکتا ہے۔ وہ سمجھ لیتے ہیں کہ یہ امور انسانی بناوٹ سے بہت دور ہیں اور بشری دسترس سے برتر ہیں۔ اور ان میں ایک ایسی خصوصیت اور امتیازی علامت ہے جس پر انسان کی معمولی طاقتیں اور پُرتکلف منصوبے قدرت نہیں پا سکتے۔ اور وہ اپنے لطیف فہم اور نور فراست سے اس تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ کہ ان کے اندر ایک نور ہے۔ اور خدا کے ہاتھ کی ایک خوشبو"

پھر اسی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صہ ۴۶ پر حضور فرماتے ہیں:-

"معجزہ ایسے امر خارق کو کہتے ہیں کہ فریق مخالف اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز آ جائے خواہ وہ امر بظاہر نظر انسانی طاقتوں کے اندر ہی معلوم ہو جیسا کہ قرآن شریف کا معجزہ ہے جو ملک عرب کے باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا۔ پس اگرچہ وہ بنظر سرسری انسانی طاقتوں کے اندر معلوم ہوتا تھا لیکن اس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے تمام باشندے عاجز آ گئے۔

معجزہ کی حقیقت سمجھنے کے لئے قرآن شریف کا کلام نہایت روشن مثال ہے کہ بظاہر وہ بھی ایک کلام ہے جیسا کہ انسان کا کلام ہوتا ہے لیکن وہ اپنی فصیح تقریر نہایت لذیذ مصفّا اور رنگین عبارت کے لحاظ سے جوہر مگر حق اور حکمت کی پابندی کا التزام رکھتی ہے۔ اور نیز روشن دلائل کے لحاظ سے جو تمام دنیا کے مخالفانہ دلائل پر غالب آ گئی۔ اور نیز زبردست پیشگوئیوں کے لحاظ سے ایک ایسا لاجواب معجزہ ہے کہ باوجود گزرنے تیرہ سَو برس کے اب تک کوئی مخالف اس کا مقابلہ نہیں کر سکا۔ اور نہ کسی کو طاقت ہے جو کرے۔ غرض اصلی اور بھاری مقصد معجزہ سے حق اور باطل یا کاذب اور صادق میں ایک امتیاز دکھلانا ہے۔ اور ایسے امتیازی امر کا نام معجزہ یا دوسرے لفظوں میں نشان ہے۔

نشان ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے وجود پر بھی پورا یقین کرنا ممکن نہیں اور نہ وہ ثمرہ حاصل ہونا ممکن ہے کہ جو پورے یقین سے حاصل ہو سکتا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ مذہب کی اصل سچائی خدا تعالیٰ کی حقیقی شناخت سے وابستہ ہے سچے مذہب کے ضروری اور اہم لوازم میں سے یہ امر ہے کہ اس میں ایسے نشان پائے جائیں۔ جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر قطعی اور یقینی دلالت کریں اور وہ مذہب اپنے اندر ایسی زبردست طاقت رکھتا ہو۔ جو اپنے پیروؤں کا خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہاتھ ملا دے اور ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ مصنوعات پر نظر کر کے صانع کی فقط ضرورت ہی محسوس کرنا اور اس کی واقعی ہستی پر اطلاع نہ پانا یہ کامل خداشناسی کے لئے کافی نہیں۔ اور اسی حد تک ٹھہرنے والے کوئی سچا تعلق خدا تعالیٰ سے حاصل نہیں کر سکتے۔ اور نہ اپنے نفس کو جذبات نفسانیہ سے پاک کر سکتے ہیں۔ اس سے اگر کچھ سمجھا جاتا ہے تو صرف اس قدر کہ اس ترکیب محکم اور ابلغ کا کوئی صانع ہونا چاہیئے نہ یہ کہ درحقیقت کوئی صانع ہے بھی۔ اور ظاہر ہے کہ صرف ضرورت کو محسوس کرنا ایک قیاس ہے۔ جو رؤیت کا قائم مقام نہیں ہو سکتا اور نہ رؤیت کے پاک نتائج اس سے پیدا ہو سکتے ہیں۔ پس جو مذہب انسان کی خداشناسی کو صرف ہونا چاہیئے کے ناقص مرحلے تک چھوڑتا ہے وہ اس کی عملی حالت کا چارہ گر نہیں ہے۔ پس درحقیقت ایسا مذہب ایک مردہ مذہب ہے جس سے پاک تبدیلی کی توقع کرنا ایک طمع خام ہے"

اس مرحلہ پر یہ عرض کر دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید اور حدیث میں معجزہ اور خرق عادت کی اصطلاح استعمال نہیں ہوئی۔ بلکہ اس کی بجائے "آیت" اور برہان کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ چنانچہ ذیل کی آیات اس پر شاہد ہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام کے معجزہ کے متعلق فرمایا۔ وحملناہ علی ذات الواح ودسر تجری باعیننا جزاءً لمن کان کفر۔ ولقد ترکناھا آیۃ فھل من مدکر (قمر آیت ۱۴) یعنی ہم نے نوح کو ایک تختوں اور کیلوں والی کشتی پر اٹھا لیا۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چلتی تھی۔ یہ اس شخص کی جزا تھی جس کا انکار کیا گیا اور ہم نے اس واقعہ کو ایک نشان کے طور پر چھوڑا۔ پس کیا کوئی نصیحت پکڑنے والا ہے۔

(باقی)

احمدیہ انٹرکالجیئٹ ایسوسی ایشن کی طرف سے

برلن یونیورسٹی کے طلباء کو اسلامی لٹریچر کی پیشکش

"جرمن زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ کر کے جماعت احمدیہ نے عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے"

(ایک طالبعلم دکن)

لاہور ۱۹ر اپریل۔ برلن یونیورسٹی کے تین طلباء اور دو اساتذہ پر مشتمل ایک وفد آج کل پاکستان آیا ہوا ہے۔ ہفتہ کی شام احمدیہ انٹرکالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور کے ایک وفد نے ایسوسی ایشن کے صدر پرویز پروازی صاحب کی قیادت میں "نیڈوز ہوٹل" میں وفد کے اراکین سے ملاقات کی۔ اور تقریباً تین گھنٹے تک اسلام احمدیت اور دیگر مذاہب عالم کے متعلق گفتگو کی۔ وفد کے قائد ڈاکٹر ہیس (Dr Hans-Egon Hass) اس وقت موجود نہیں تھے۔ چنانچہ اگلے روز ان سے ملاقات کا وقت حاصل کیا گیا۔ دوران گفتگو طلباء نے اسلام اور احمدیت کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے جوابات دیئے گئے۔

وفد کے اراکین کی خدمت میں

(۱) Why I Believe in Islam
(۲) Jesus in Kashmir
(۳) Our Foreign Missions
(۴) Islam and Communism

اور

What is Ahmadiyyat?

کا ایک ایک سیٹ پیش کیا گیا جسے انہوں نے بڑی خندہ پیشانی سے قبول کیا اور پڑھنے کا وعدہ کیا اور یہ بھی کہا کہ جب وہ جرمنی واپس جائیں گے تو ہمارے مشن ہاؤس جا کر مبلغ سے ضرور ملیں گے۔ وفد کے ایک رکن نے یہ بھی کہا کہ ان کے دورہ پاکستان میں یہ پہلا موقع ہے کہ "ہم کو طلباء کی کسی تنظیم کے وفد سے یوں تبادلہ خیالات کا موقع ملا۔ ہم لوگ آپ کے خلوص اور جذبہ تبلیغ سے بہت متأثر ہوئے ہیں"

وفد کے قائد ڈاکٹر ہیس اور ان کے ساتھی ڈاکٹر جیرڈ جیرارڈ کی خدمت میں کتب کا ایک ایک سیٹ پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر ہیس نے دوران گفتگو میں فرمایا کہ وہ جرمنی کے احمدیہ مشن سے واقف ہیں دوران کے ایک مسلمان عرب دوست نے ان کو مشن کے بارے میں کافی معلومات بہم پہنچائی ہیں۔ جرمنی زبان میں جماعت احمدیہ کی طرف سے جو ترجمہ قرآن پاک شائع کیا گیا ہے۔ اس کے متعلق آپ نے فرمایا کہ:-

"جماعت احمدیہ نے قرآن کریم کا جرمنی میں ترجمہ شائع کر کے ایک عظیم کارنامہ سرانجام دیا ہے اس سے پہلے بھی جرمن زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ موجود تھا لیکن وہ ترجمہ واضح مستند اور مؤثر نہیں ہے"

ڈاکٹر موصوف نے کتابوں کے پیش کرنے پر ایسوسی ایشن کا دلی شکریہ ادا کیا۔ اور فرمایا کہ جب وہ واپس جرمن جائیں گے تو ہیمبرگ میں مسجد مشن ہاؤس میں ضرور جائیں گے۔

جب فرینکفورٹ کی نئی مسجد کے متعلق آپ کو بتایا گیا تو آپ نے فرمایا۔

"مساجد کی تعمیر کا کام بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اور مجھے خوشی ہے کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ یہ کام ہو رہا ہے"

ایسوسی ایشن کے وفد نے ملاقات کے دوران جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی، قرآن پاک کے دیگر زبانوں میں تراجم کی اشاعت اور مساجد کی تعمیر کے متعلق امور پر مختصر الفاظ میں روشنی ڈالی۔ جس سے وفد کے اراکین بہت متأثر ہوئے۔

برلن وفد کے قائد ڈاکٹر ہیس ڈچ فلالوجی کے ماہر ہیں۔ اور دوسرے پروفیسر ڈاکٹر جیرارڈ فلسفہ کے استاد ہیں۔

ناصر احمد خالد
سیکرٹری احمدیہ انٹرکالجیئٹ ایسوسی ایشن لاہور

درخواست دعا

میری بہو عرصہ سے بیمار ہے اور گذشتہ دنوں اس کے بچہ کو پاگل کتے نے کاٹا تھا۔ بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے

(ٹھیکیدار بدر دین آرہ مشین ربوہ)

تاریخ فلسفہ اور بعثت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

(از مکرم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب ربوہ)

(۲)

ڈاروِن نے ارتقائی نظریئے کو اس ظالمانہ اصول یعنی "بقائے انسب" (Survival of the Fittest) کے ماتحت ثابت کرنے کے لئے قدم اٹھایا ان سوفسطائی نظریوں کے نتیجے میں یورپ بھی Ethical Anarchy کی گرفت میں آگیا۔ فسادات اور جنگیں پھیلتی چلی گئیں۔ اور نفس پرستی نے انصاف کا خون کردیا۔ آخرکار کانٹ نے یہ حل پیش کیا۔ کہ خدائے واحد کو ماننے کے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ اور نہ انسانی بہبود حاصل ہو سکتی ہے۔ کانٹ نے تین معتقدات کو بنیادی تسلیم کیا ہے۔ وجود باری تعالیٰ۔ آزادئ ضمیر اور اخروی زندگی۔ مگر فلسفیانہ نتائج کبھی اصلاح کا باعث نہیں بنے۔ دنیا کے حالات بد سے بدتر ہوتے چلے گئے۔ جس طرح یونانی فلسفے نے حضرت موسیٰؑ کی امت کو بگاڑ دیا تھا۔ اسی طرح فلسفہ جدید اثر انداز ہو گیا۔

اب سوال یہ ہے کہ ایک طرف تو یورپ کا فلسفہ دنیا کو تباہی اور گمراہی کی طرف لے جا رہا ہے۔ اور وہ یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ ہم بعینہٖ یونانیوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ کانٹ ہمارے زمانے کا ارسطو ہے۔ دوسری طرف یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ موجودہ حالت ویسی ہی ہے جیسی کہ بعثت مسیح سے قبل تھی۔ چنانچہ یورپ کے نامی اور مشہور سٹیٹس مین مزینی نے ۱۹۰۰ء میں کہا۔

"This is an epoch of destruction, of moral anarchy, of want of faith; but anarchy cannot last. The times which preceded Christianity were similar to these in disorder and immortality."
(Mazzini: Selected writings. page 64)

کہ "یہ تباہی کا زمانہ ہے۔ یعنی اخلاقی انارکی کا۔ اور بے اعتقادی کا۔ مگر انارکی پنپ نہیں سکتی۔ جو حالت عیسائیت سے پہلے طاری تھی۔ وہ موجودہ بدامنی اور بداخلاقی کے عین مشابہ تھی۔"

دوسری طرف وہ یہ بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ان کا علاج سوائے مذہب کے نہیں ہو سکتا ان حالات میں اس امر کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ جب تاریخ فلسفہ کے لحاظ سے انسانی فطرت نے اپنے آپ کو دہرایا ہے تو کیا خدا اپنی سنت کو نہ دہرائے۔ وہ ارحم الرّاحمین ہے۔ وہ انسان کو تباہ ہونے سے بچاتا ہے۔ خواہ وہ تباہی انسان خود ہی خرید رہا ہو۔ اس لئے ضروری تھا کہ جس طرح خدا نے دین موسوی کو نفسانی تحریکات سے بچانے کے لئے مسیح کو بھجوایا۔ اب دین محمدی میں اسلام کو بچانے اور غالب کرنے کے لئے مسیح کو نازل فرمائے۔

یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ بعثت نبی کا وقت ٹل نہیں سکتا۔ سورۃ یونس میں فرماتا ہے:۔

واما نرینّک بعض الذی نعدھم او نتوفینّک فالینا مرجعھم ثم اللّٰہ شھید علیٰ ما یفعلون۔ الخ

یعنی جو ہم نے ان سے وعدے کئے ہیں بعض تو تیرے سامنے پورے ہو جائیں گے۔ اور بعض تیرے بعد۔ ان سب نے ہماری طرف ہی لوٹنا ہے۔ پھر اللہ گواہ ہوگا جو یہ کام کریں گے۔ آگے فرمایا ہے:۔

ولکل امۃ رسول فاذا جاء رسولھم قضی بینھم بالقسط وھم لایظلمون ویقولون متیٰ ھذا الوعد ان کنتم صادقین۔ قل لا املک لنفسی ضرا ولا نفعا الا ما شاء اللّٰہ۔ لکل امۃ اجل اذا جاء اجلھم فلا یستاخرون ساعۃ ولا یستقدمون۔

ہر امت کے لئے رسول ہے۔ جب ان کا رسول آتا ہے۔ تو ان کے درمیان انصاف سے فیصلہ ہو جاتا ہے۔ اور ان پر ظلم نہیں ہوتا۔ لوگ کہتے ہیں کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ اگر تم سچے ہو۔ کہہ دے میں تو اپنی ذات کے متعلق نفع یا ضرر کا مالک بھی نہیں ہوں۔ سوائے اس کے جو اللہ تعالیٰ چاہے۔ ہر امت کے لئے وقت مقرر ہے۔ جب ان کا وقت آتا ہے تو ایک لحہ بھی آگے پیچھے نہیں ہو سکتا۔ غرض دنیا کے حالات بتا رہے تھے کہ مسیح موعود کی بعثت کا وقت آن پہنچا ہے چنانچہ مسیح موعودؑ کی بعثت کا وقت آن پہنچا ہے۔ چنانچہ مسیح موعودؑ مبعوث ہو گئے اور یہ بعثت اسی سنت الٰہی کے مطابق ہے جس کی بنا پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مبعوث کیا گیا تھا۔

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ من کان یرجوا اللّٰہ والیوم الاٰخر وذکر اللّٰہ کثیرا

اللہ تعالیٰ نے اپنے کمال احسان سے اپنی مخلوق کو اپنا راستہ دکھانے کے لئے کامل ہادی اور کامل رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور کہا کہ اے میرے طالب اور میری رضا اور معرفت کے خواہشمند۔ اگر تو مجھ کو پانا چاہتا ہے تو مجھ تک پہنچنے کے لئے میرے اس کامل رسول کی سیرت کو پڑھ ان کے رات اور دن کے کاموں پر نگاہ ڈال۔ اس پر چل کر تو مجھ کو پا لے گا۔ گویا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہر طالب حق کے لئے مشعل راہ ہے۔ آپ اپنی تمام زندگی میں نہ صرف تبلیغ کے کام کو ملاحظہ سرانجام دیتے رہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر رنگ میں اپنی تمام خداداد طاقتیں صرف فرماتے رہے۔ اگر کوئی روپیہ آتا تو اس کا اولین مصرف خدا تعالیٰ کی راہ میں صرف کرنا ہوتا تھا۔ آپ کے اس نمونہ کو دیکھ کر صحابہ رضوان اللہ علیہم ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہے۔ بعض صحابہ سارا مال بعض تمام جائیداد کا نصف اور بعض تیسرا حصہ اللہ کی راہ میں دیدیا کرتے تھے۔ الغرض انہوں نے خدا تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے کے لئے پانی کی طرح اپنے اموال بہا دئے۔ اور بڑے شوق اور محبت سے آخر تک ایسا ہی کئے گئے۔ کیونکہ انہوں نے یقین کر لیا تھا کہ ہماری حقیقی مسرت اور خوشحالی اسی میں ہے۔ میرے دوستو آج مدت کے بعد پھر دوبارہ خدا تعالیٰ نے ہم کو حضرت مسیح موعود علیہ وآلہ السلام کے وجود باجود کے ذریعہ اشاعت اسلام اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے چن لیا ہے۔ اور یہ ایسا اعلیٰ وقت ہے جس کی خواہش میں ہم سے پہلے لاکھوں اس کی انتظار میں حسرت کرتے ہوئے فوت ہو گئے۔ مگر ان کو یہ زمانہ نہ مل سکا۔ جیسا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔ ؎

یاد وہ مسیح وقت کہ تھی جن کی انتظار
وہ تکتے تکتے جن کی کروڑوں گذر گئے

پس آؤ۔ کہ ہم سب اس مبارک وقت سے فائدہ اٹھائیں۔ اور اللہ کی راہ میں اس کی توحید کو زندہ اس روئے زمین پر قائم کرنے اور اس کے دین کو اکناف عالم میں روشن کرنے کے لئے اپنے اموال کو خرچ کریں۔ اور حضور فرماتے ہیں۔ ؎

اک زماں کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آئیں یہ دن اور یہ بہار

پس اس زمانہ بہار سے جس قدر ممکن ہو سکے۔ ہمیں فائدہ اٹھانے کی سعی کرنی چاہیئے۔ اور اس کا ایک طریق یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت سے لے کر اب تک کے جاری کردہ تمام چندہ جات میں ہر احمدی اپنی اپنی توفیق کے مطابق حصہ لے۔ اس میں ہماری سعادت ہے اور یہی ہمارے لئے موجب فخر امر ہے۔ پس یہ وقت پھر میسر نہ آئے گا۔ بڑے بڑے مالدار سلسلہ میں آئیں گے۔ اس وقت ان کا لاکھوں روپیہ خرچ کرنا۔ اس مبارک اور قابل رشک وقت کے ایک روپیہ خرچ کرنے کے برابر نہ ہوگا۔

یاد رکھئے کوئی شخص کوئی حقیقی نیکی حاصل نہیں کر سکتا۔ جب تک کہ وہ اپنی عزیز ترین متاع اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرے۔ اللہ تبارک تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔ لن تنالوا البرّ حتیٰ تنفقوا مما تحبّون۔ یعنی تم ہرگز ہرگز حقیقی نیکی حاصل نہیں کر سکتے جب تک ہر اس چیز میں سے جس سے تمہیں بہت زیادہ رغبت ہو۔ کچھ نہ کچھ خدا کی راہ میں خرچ نہ کریں۔

پس اپنی تمام خداداد طاقتیں مال وقت علم اللہ کی راہ میں خرچ کیجئے تا آپ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نیک شمار ہوں۔ اور اس کے فضلوں اور اس کی جنت اور اس کی محبت کے وارث بن جائیں۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواست دعا

مکرم مولانا عبد الغفور صاحب فاضل مربی سلسلہ احمدیہ ایک عرصہ سے گلے کی نالی میں تکلیف ہونے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ان دنوں اس تکلیف کے ساتھ بعض دیگر عوارض بھی ہو گئے ہیں۔ احباب آپ کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

فَاسْتَبِقُوا الْخَیْرَات

نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو (قرآن مجید)

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ ایسی نیکی جس کے بغیر ایمان کمل نہیں ہو سکتا انسان کو اس دنیا میں بھی اس نیکی کا کئی گنا اجر ملتا ہے اور آخرت میں بھی بڑے بڑے درجات ملیں گے اس نیکی کے ذریعہ انسان خود بھی فائدہ اٹھاتا ہے اور اس کی نسلیں بھی اس نیکی کی بدولت ترقی کرتی چلی جائیں گی۔ پس ایسی نیکی کے حصول کے لئے انسان کو ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

اس سال جن جماعتوں کے لازمی چندوں کی وصولی نسبتاً اچھی ہے ان کے نام دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں پیش کئے جا رہے ہیں اور اخبار الفضل میں بھی شائع کئے جاتے ہیں تا دوسرے احباب بھی ان کے لئے دعا کریں۔ ان فہرستوں کے شائع کرنے کی ایک غرض یہ بھی ہے کہ جماعتوں کو ایک دوسرے کی کارگزاری کا علم ہوتا رہے اور وہ ارشاد خداوندی کے ماتحت ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کر سکیں۔ چنانچہ آخری فہرست اخبار الفضل مورخہ ۱ اپریل ماہ حال میں شائع ہوئی تھی۔ اس کے بعد جن جماعتوں کی وصولی کسی قابل قدر معیار تک پہنچ گئی ہے ان کے نام بھی نیچے درج ہیں۔ تمام احباب سے التماس ہے کہ وہ ان جماعتوں کے احباب کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان و مال میں برکت ڈالے انہیں اپنی راہ میں مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرماتا رہے اور انہیں ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور دوسری جماعتوں کو بھی توفیق عطا فرمائے کہ وہ بھی اپنے فرائض کو کما حقہٗ ادا کر سکیں۔

(ناظر بیت المال۔ صدر انجمن احمدیہ۔ ربوہ)

وصولی چندہ عام و حصہ آمد۔ سو فی صدی

ضلع جھنگ:۔ دارالبرکات (ربوہ) باب الابواب (ربوہ)۔ احمد نگر متصل ربوہ۔
ضلع ملتان:۔ چاہ شیخواں والا۔ ضلع منٹگمری:۔ میرک۔
ضلع لائلپور:۔ 275/R.B کرتارپور۔ 238 ج ب نواں لاہور۔ 300 ج ب جڑانوالہ۔
ضلع لاہور:۔ ہانڈو گوجر۔ ضلع شیخوپورہ:۔ 117 چھور۔
ضلع گوجرانوالہ:۔ گرمولہ ورکاں۔ ضلع بہاولنگر شہر:۔ بہاولنگر شہر۔
ضلع سیالکوٹ:۔ لبے۔ تلونڈی بھنڈراں۔ عہدی پور۔ خانانوالی۔ سیانوالی۔ دانہ زید کا۔ گھٹیالیاں شہر۔ گھٹیالیاں ہائی سکول۔
ضلع گجرات:۔ گولیکی۔ دھوریہ۔ ضلع راولپنڈی:۔ ٹیکسلا۔ پنڈ بھیگوال۔
ضلع شاہپور:۔ نوشاب۔ بھیرہ۔ شاہ پور صدر۔ 2/T-W.A۔ 43/M-B۔
ضلع نوابشاہ:۔ دیہہ چھاپٹ۔ گوٹھ چوہدری محمد اکرم صاحب۔ گوٹھ داد خاں چانڈیہ۔
ضلع تھرپارکر:۔ میرپور خاص۔ ضلع حیدرآباد:۔ کوٹ احمدیاں۔

وصولی چندہ عام و حصہ آمد۔ نوے فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ چنیوٹ۔ ضلع ملتان:۔ 91/10-R محمود آباد۔
ضلع لائلپور:۔ 36/ج ب کلاں۔ 295 گ ب بریانوالہ۔ 96 گ ب صریح۔ 105 گ ب نوانی گرام۔
ضلع منٹگمری:۔ پاک پتن۔ 30/11-L۔ ضلع شیخوپورہ:۔ آنبہ کرم پورہ۔ 3/52 بجکی۔
ضلع گوجرانوالہ:۔ مدرسہ چٹھہ۔ دوہووالی۔ قلعہ سنگھیاں۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ ڈیرہ غازیخاں شہر
ضلع سیالکوٹ:۔ سیالکوٹ چھاؤنی۔ گوہدپور۔ ترسکہ۔ عزیز پور ڈگری۔ نارہ وال۔
ضلع گجرات:۔ کھاریاں۔ دھیرکے کلاں۔ ضلع بہاولنگر:۔ 166/مراد۔ 160/7-R۔ 169 نہر مراد۔
ضلع شاہپور:۔ 98 ش۔ کوٹ مومن۔ ضلع بنوں:۔ بنوں شہر۔
ضلع نوابشاہ:۔ گوٹھ جمال دین۔ ضلع دادو:۔ رادھن۔
ضلع تھرپارکر:۔ جیمس آباد۔ کریم نگر فارم۔ ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔
کراچی:۔ کراچی۔ آزاد کشمیر:۔ دریاہ جٹاں۔ سکردو۔

وصولی چندہ عام و حصہ آمد۔ اسی فیصدی سے زیادہ

ضلع جھنگ:۔ دارالرحمت وسطی (ربوہ)۔ ضلع لائلپور:۔ سمندری۔ 203 گ ب۔
ضلع لاہور:۔ گڑھی شاہو (لاہور) ماڈل ٹاؤن (لاہور) محمد نگر (لاہور)۔
ضلع شیخوپورہ:۔ سید والہ۔ جھبراں۔ مکھی آنہ۔ ضلع گوجرانوالہ:۔ اکال گڑھ۔ گکھڑ منڈی۔
ضلع سیالکوٹ:۔ سلیم پور۔ ملہیانوالہ۔ پنڈی بھاگو۔ ضلع ڈیرہ غازیخاں:۔ چاہ اسمٰعیل والہ
ضلع رحیم یار خاں:۔ خانپور۔ 116/P۔ ضلع گجرات:۔ بشادیوال خورد۔ رائے عالمگیر۔ جبوکے۔ سدوکے۔ ۲۵

تعلیم الاسلام ہائی سکول میں سالانہ تقسیم انعامات

امسال سکول ہذا کی سالانہ انعامات کی تقسیم کی تقریب ۱۶ اپریل کو منعقد ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت سے اداروں اور احباب کی طرف سے طلباء کی حوصلہ افزائی کے لئے مختلف انعامات دیئے گئے۔ سب سے زیادہ انعامات محترم پرنسپل تعلیم الاسلام کالج صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے کالج کی طرف سے دیئے۔ ان کی طرف سے ایک انعام مالیتی /۲۵ روپے قرآن کریم کے مقابلہ میں اوّل آنے والے طالب علم عزیزم عطاء المجیب کو دیا گیا۔ اسی طرح ایک دوسرا انعام مالیتی /۲۵ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مطالعہ کے مقابلہ میں اول آنے پر عزیزم عطاء المجیب کو ہی دیا گیا۔ کالج کی طرف سے تیسرا انعام مالیتی /۲۵ روپے سپیلنگ کے سالانہ مقابلہ میں اول اور دوم آنے والے طلباء عزیزان خلیل احمد اور احسان اللہ نے علی الترتیب حاصل کیا۔ کالج کی طرف سے ایک چوتھا انعام ایک میڈل کی شکل میں تھا جو ہمارے سکول کے ہاکی ٹیم کے کپتان نعیم احمد کو ضلع کی ٹیم میں منتخب ہونے پر دیا گیا۔

چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ سیالکوٹ نے ایک انعام مالیتی /۲۵ روپے سکول ہذا کے اردو اور انگریزی کے بہترین مقررین کے لئے دیا۔ جو عزیزان جاوید احمد اور احسان اللہ نے علی الترتیب حاصل کیا۔ علاوہ ازیں ایک انعام مالیتی /۲۵ روپے سکول ہذا کے میٹرک کے امتحان میں اول آنے پر عزیز حمید احمد نے حاصل کیا۔ یہ انعام محترم سیٹھ محمد صدیق صاحب کی طرف سے دیا گیا۔ نیز جلسہ سالانہ پر بہترین خدمت کے لئے عزیزم عبد الحفیظ غزنوی کو ایک انعام دی اورینٹل اینڈ ریلیجس پبلشنگ کمیٹی کی طرف سے دیا گیا۔ ادارہ ہذا ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتا ہے۔ اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے مالوں میں برکت دے اور سکول ہذا کے ساتھ ہمدردی کا بہترین اجر دے۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ ربوہ)

(ے)
ضلع اٹک:۔ پنڈوری محمودہ۔ ضلع خیرپور:۔ کنڈی۔ گوٹھ نتھے خان۔
ضلع تھرپارکر:۔ نصرت آباد اسٹیٹ۔ 20۔ نور نگر فارم۔

وصولی چندہ جلسہ سالانہ۔ سو فیصدی

ضلع جھنگ:۔ دارالرحمت غربی (ربوہ) دارالبرکات (ربوہ)۔ ضلع ملتان:۔ لودھراں۔ 91/10-R محمود آباد۔
ضلع لائلپور:۔ 304 ج ب تمادا۔ 3 ج ب۔ ضلع منٹگمری:۔ اوکاڑہ۔ 116/7-5-R نیاز نگر۔
ضلع سیالکوٹ:۔ گوہدپور۔ چونڈہ۔ ملوے بھگت۔ گھٹیالیاں ہائی سکول۔ ترسکہ
ضلع مظفر گڑھ:۔ 130/T-5-A۔ ضلع گجرات:۔ کھاریاں۔ کوالہ۔ دھوریہ۔
ضلع اٹک:۔ کیمبل پور۔ کوٹ فتح خان۔ ضلع خیرپور:۔ کنڈی۔
ضلع نوابشاہ:۔ دیہہ چھاپٹ۔ ضلع تھرپارکر:۔ 151۔
ضلع حیدرآباد:۔ ٹنڈو اللہ یار۔

وصولی چندہ جلسہ سالانہ نوے فیصدی سے زیادہ

ضلع منٹگمری:۔ 30/11-L۔ ضلع لاہور:۔ ہانڈو گوجر۔
ضلع شیخوپورہ:۔ شیخوپورہ شہر۔ آنبہ کرم پورہ۔ ضلع گجرات:۔ چک سکندر۔
ضلع سیالکوٹ:۔ شہزادہ۔ ضلع شاہپور:۔ 98 ش۔ ضلع پشاور:۔ نوشہرہ چھاؤنی
ضلع تھرپارکر:۔ 2۔ کریم نگر فارم۔ ضلع حیدرآباد:۔ بشیر آباد اسٹیٹ۔ چمبڑ

وصولی چندہ جلسہ سالانہ۔ اسی فیصدی سے زیادہ

ضلع سیالکوٹ:۔ عہدی پور۔ عزیز پور ڈگری۔ گھٹیالیاں شہر۔
ضلع بہاولنگر:۔ بہاولنگر شہر۔ 223/9-R۔ 122/6-R۔ ضلع شاہپور:۔ 87۔ 86 ش
ضلع سکھر:۔ شکارپور۔ ضلع نوابشاہ:۔ رحیم آباد۔

چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ و ہال کے بارہ میں

ایک ضروری اعلان

بعض مجالس کی طرف انسپکٹران خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے شعبہ مال کے سلسلہ میں وہ چندہ تعمیر دفتر مرکزیہ ہال کی وصولی کریں گے۔ لہذا متعلقہ عہدیداران کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اس سلسلہ میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۲۳۶: میں ہاجرہ بیگم زوجہ میاں محمود احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن ٹکیانہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حق مہر مبلغ پانچ صد روپیہ جو کہ میں نے اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت منہا کر دی جائیگی اگر اس کے بعد کوئی جائیداد اور پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم میاں محمد یعقوب انسپکٹر تحریک جدید۔

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا ہاجرہ بیگم زوجہ میاں محمود احمد صاحب ٹکیانہ ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ کارکن دفتر وصیت۔ ربوہ

گواہ شد:۔ بقلم خود محمود احمد سکنہ ٹکیانہ پریذیڈنٹ و خاوند موصیہ۔ ۱۲/۲/۵۹

نمبر ۱۵۲۸۰: میں محمد رفیق احمد ولد چوہدری غلام سرور خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر تقریباً بائیس سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن چنگا بنگیال ڈاکخانہ چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری فی الحال کوئی جائداد نہیں ہے میرا گزارہ ملازمت پر ہے۔ ماہوار آمد مبلغ ۱۲۰/- روپے ہے۔ جس کے دسواں ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں نیز یہ بھی وصیت کرتا ہوں کہ اگر میری وفات کے وقت میری کوئی جائیداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم اپنے حصہ جائداد کی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کر دوں تو ایسی رقم میرے حصہ جائداد سے منہا کر دی جاوے۔ مندرجہ بالا آمد ماہوار مبلغ ۱۲۰/- روپے یا اس کے علاوہ اگر کوئی اور آمد مجھے ہوگی۔ تو اس کا ۱/۱۰ حصہ انشاءاللہ باقاعدہ طور پر ہر ماہ ادا کرتا رہوں گا۔

العبد: Mohd Rafiq sh/nai P.N.S. Bahadur No. 64524 C/O F.M.O. Karachi

گواہ شد مرزا لطیف شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔ احمدیہ ہال میگزین لین کراچی ۲

گواہ شد:۔ فیض عالم خان کوارٹر نمبر ۵۷ بلاک ٹ جیکب لائن کراچی ۱۳/۳/۵۹

نمبر ۱۵۱۹۶: میں بشیر احمد شاہد ولد عبدالکریم مرحوم قوم بھٹی پیشہ ملازمت صدر انجمن احمدیہ عمر ۳۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر ڈاکخانہ خاص ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۱/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ سوائے اس تنخواہ کے جو کہ صدر انجمن احمدیہ مجھ کو واقف زندگی ہونے کے ناطے سے بطور انعام مبلغ ۸۵/- روپے دیتی ہے پس میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ (دسویں) حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط

العبد:۔ بشیر احمد قمر شاہد واقف زندگی آف چادر کوٹ حال احمد نگر نزد ربوہ ڈاکخانہ خاص تحصیل چنیوٹ۔ ضلع جھنگ

گواہ شد: کلیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت اصلاح و ارشاد۔ ربوہ ۱۲/۱/۵۹

گواہ شد: عبدالرحمٰن شاکر کارکن اصلاح و ارشاد۔ ربوہ ۱۲/۱/۵۹

نمبر ۱۵۲۹۳: میں مرزا حمید احمد ولد چوہدری نذیر احمد صاحب قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن منڈی بہاؤالدین ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری آمد ماہوار بذریعہ تجارت یکصد روپیہ ہوتی ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اور اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ فقط المرقوم سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

العبد:۔ مرزا حمید احمد ولد چوہدری نذیر احمد مکان نمبر ۳/۱۲۰ صدر بازار منڈی بہاؤالدین

گواہ شد: چوہدری نذیر احمد سیکرٹری مال مکان نمبر ۷/۱۲۰ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات۔

گواہ شد:۔ منیر احمد ولد نذیر احمد منڈی بہاؤالدین ۱/۱۲۰ نمبر مکان۔

نمبر ۱۵۲۹۱: میں عبدالغفار خان ولد عبدالجبار خان قوم راجپوت پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۲ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۹ گ ب ڈاکخانہ خاص۔ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان حال ملازم ڈیف اینڈ ڈمب سکول کوئٹہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ ایک سو ستائیس روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ المرقوم تاریخ ۲/۳/۵۹۔

العبد عبدالغفار خان انچارج ڈیف اینڈ ڈمب سکول سٹی روڈ کوئٹہ

گواہ شد محمد عبدالرحمٰن ولد حیات محمد سیکرٹری وصایا ۱۳-۱۲/۱۹ پاٹ روڈ کوئٹہ

گواہ شد:۔ نذیر احمد سیالکوٹی ولد ایم حبیب اللہ صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ کوئٹہ

نمبر ۱۵۲۹۲: میں منیر احمد ولد نذیر احمد قوم مغل پیشہ تجارت عمر ۲۹ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن منڈی بہاؤالدین۔ ڈاکخانہ خاص۔ ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۲/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میری آمد ماہوار اس وقت مبلغ ساٹھ روپے ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

المرقوم۔ سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت ربوہ

العبد منیر احمد ولد نذیر احمد منڈی بہاؤالدین مکان ۶/۱۲۰۔

گواہ شد۔ چوہدری نذیر احمد سیکرٹری مال دوکان ۶/۱۲۰ منڈی بہاؤالدین ضلع گجرات

گواہ شد:۔ مرزا حمید احمد ولد نذیر احمد بقلم خود دوکان ۳/۱۲۰ صدر بازار منڈی بہاؤالدین

نمبر ۱۵۲۹۶: میں مسماۃ نذیر بیگم زوجہ چوہدری محمد ابراہیم صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۵ سال۔ تاریخ بیعت پیدائشی ساکن سماعلیہ ڈاکخانہ جنڈ تحصیل کھاریاں ضلع گجرات صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپے جو کہ میں وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی پانچ تولہ قیمت ۵۰۰/- روپیہ۔ اور مبلغ پانصد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ کل میزان پندرہ صد روپیہ ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائیداد ثابت ہوگی تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

فقط المرقوم الحروف میاں محمد یعقوب انسپکٹر تحریک جدید حال سماعلیہ

الامتہ:۔ نشان انگوٹھا نذیر بیگم زوجہ محمد ابراہیم سکنہ سماعلیہ

گواہ شد بقلم خود محمد ابراہیم سکنہ سماعلیہ پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ خاوند موصیہ

گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا کارکن دفتر وصیت

"پاکستانی علاقوں کی دیکھ بھال کیلئے طیارے بھیجنے سے گریز کیا جائے"

بھارت کو حکومت پاکستان کا مشورہ!

کراچی ۲۴ اپریل - حکومت پاکستان نے امید ظاہر کی ہے کہ بھارت دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کی خاطر آئندہ پاکستان کے فوجی اڈوں کی تصویریں لینے کا خیال ترک کر دے گا۔ اور پاکستانی علاقوں میں دیکھ بھال کرنے کے لئے اپنے طیارے روانہ کرنے سے گریز کرے گا۔

حکومت پاکستان نے اس توقع کا بھی اظہار کیا ہے کہ مسٹر کرشنا مینن وزیر دفاع بھارت نے بھارتی پارلیمنٹ میں منگل کے دن کینبرا جٹ بمبار طیارے کے بارے میں جو گمراہ کن بیان دیا ہے۔ آئندہ وہ بین الاقوامی تعلقات کے پیش نظر اس قسم کے غلط سلط بیانات دینے سے احتراز کریں گے۔ حکومت پاکستان نے بھارتی کینبرا جیٹ طیارے کے ہوا باز اور نیوی گیٹر کے تصویری بیانات بھی کر دئے ہیں جو انہوں نے اپنے اصل مقصد کے متعلق راولپنڈی میں دئے تھے۔ اس سلسلے میں حکومت پاکستان نے آج جو بیان جاری کیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ یہ امر اب پایۂ ثبوت تک پہنچ چکا ہے۔ کہ بھارتی حکومت نے عید کے دن پاکستان میں پرواز کرنے کے لئے کینبرا جیٹ قسم کے بمبار دو طیاروں کو بھیجا تھا۔ ان کا اس کے سوا کوئی مقصد نہ تھا کہ پاکستان کے فوجی اڈوں کے فوٹو لئے جائیں

قدرتی گیس کی برآمد کا منصوبہ مفید ثابت ہوگا

کراچی ۲۴ اپریل - امریکہ کا جو سرکاری وفد پاکستان میں دستیاب ہونے والی قدرتی گیس کو سیال شکل میں تبدیل کرنے کے سوال پر غور کرنے کے لئے اتوار کو مسٹر شعیب وزیر خزانہ کی دعوت پر کراچی پہنچا تھا۔ وہ آج عازم جاپان ہو جائے گا۔ وفد کی قیادت ایڈمرل ریڈ فورڈ کر رہے ہیں۔ جو جائنٹ چیف آف سٹاف کے صدر رہ چکے ہیں۔ وفد نے حکومت پاکستان کے متعدد افسروں سے اس منصوبے کے اقتصادی پہلوؤں پر تبادلۂ خیالات کیا۔ کل یہ وفد سوئی بھی گیا تھا تاکہ اس گیس کے منبع کا معائنہ کر سکے ——— اطلاع ملی ہے کہ سوئی

پاکستان کی قدرتی گیس کو امریکہ اور مشرق بعید کے ممالک کے لئے سیال شکل میں برآمد کرنے کے ابتدائی تجربوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ منصوبہ اقتصادی لحاظ سے منفعت بخش ثابت ہوگا۔ منصوبہ کی تکمیل سے پاکستان میں گیسولین کی اچھی مقدار بچ رہا کرے گی جسے اس وقت بعض انجنوں کے لئے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ ماہروں کی طرف سے اس رائے کا اظہار کیا گیا ہے کہ امریکہ میں جو قدرتی گیس سوئی سے برآمد ہوتی ہے۔ وہ پاکستانی گیس کی نسبت بہت مہنگی ہے۔ امریکہ کے ایک ہزار مکعب فٹ گیس کی قیمت اوسطاً چار پانچ روپیہ ہوتی ہے۔ لیکن پاکستان میں اس پر صرف دس آنے صرف ہوتے ہیں۔

محبانِ وطن کے لئے قانونی امداد کا انتظام

راولپنڈی ۲۴ اپریل - بھارتی مقبوضہ کشمیر میں شیخ محمد عبد اللہ اور دوسرے محبان وطن کے خلاف جو مقدمہ سازش تیار کیا گیا ہے۔ اس میں صفائی کی جانب سے پیش ہونے کے انتظامات کے لئے ایک ڈیفنس کمیٹی تشکیل کی گئی ہے جس میں ریاست جموں و کشمیر کے ممتاز وکلاء اور برآوردہ اصحاب شامل ہیں۔

"پاکستان ایک سے زائد تسلیم شدہ طریق علاج کا متحمل نہیں ہو سکتا"

"ملک بھر میں طبی تعلیم پر مرکزی کنٹرول کے لئے جلد اقدامات کئے جائیں گے"

کراچی ۲۴ اپریل - وزیر صحت نے کہا ہے کہ پاکستان جیسا غریب ملک ایک سے زائد تسلیم شدہ طریق علاج کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ اور گو ہومیو پیتھک، یونانی یا آیور ویدک طریقوں کے مطابق پریکٹس کرنے کی ممانعت نہیں ہے۔ تاہم انہیں تسلیم کرنے کی صورت میں حکومت پر طبی تعلیم کا معیار برقرار رکھنے اور ضابطہ اخلاق کی تعمیل کرانے کی ذمہ داریوں کا بوجھ پڑ جاتا۔ چنانچہ اسی لئے آیور ویدک، یونانی و ہومیو پیتھک پریکٹیشنرز ایکٹ کو منسوخ کیا گیا۔

امریکہ کے بین الاقوامی تعاون کے ادارے کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے وزیر صحت لیفٹیننٹ جنرل واجد علی برکی نے کہا کہ مغربی پاکستان کے سول ہسپتالوں میں ایڈمنسٹریٹروں کی حیثیت سے فوجی میڈیکل افسروں کے تقرر کا فائدہ یہ ہوا کہ دو مہینوں کے اندر سول ہسپتالوں میں بستروں کی تعداد میں نو سو کا اضافہ ہو چکا ہے۔

آپ نے کہا کہ اسوقت مغربی پاکستان کے بعض ہسپتال صوبائی حکومت کی نگرانی میں کام کرتے ہیں اور بعض ڈسٹرکٹ بورڈوں اور بعض بلدیات کی نگرانی میں اسوقت ان تین قسم کے انتظامات میں کوئی اشتراک موجود نہیں۔ حکومت جلد ایسا قدم اٹھانے والی ہے جسکے مطابق ساری میڈیکل اور ہیلتھ سروسوں کو صوبائی حکومت کی تحویل میں دیا جائیگا اور ملک بھر کی طبی تعلیم کا انتظام مرکزی حکومت کے کنٹرول میں آجائے گا۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک میڈیکل اور ہیلتھ سروسوں کو صوبائی تحویل میں دینے کے پروگرام کا تعلق ہے لوکل باڈیوں کو اخراجات کے سلسلے میں صوبائی حکومت کا ہاتھ بٹانا پڑیگا۔ آپ نے کہا کہ مشرقی پاکستان میں ان سروسوں کو پہلے ہی صوبائی حکومت کی تحویل میں دیا جا چکا ہے۔ مغربی پاکستان میں اس سکیم کو آئندہ مالی سال میں نافذ کیا جائے گا۔

دعوت ولیمہ

مورخہ ۱۷ اپریل ۱۹۵۹ء بروز جمعۃ المبارک مکرم منشی محمد صادق صاحب مختار عام حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے اپنے بیٹے محمد اشرف خان صاحب کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ ان کی تقریب شادی مورخہ ۱۶ اپریل کو ہمراہ شمیم اختر صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبد الرشید صاحب فاضل زیروی عمل میں آئی تھی۔ دعوتِ ولیمہ میں بعض دیگر مقامی احباب کے علاوہ ازراہِ شفقت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے بھی شرکت فرمائی اور دعوت کے اختتام پر رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے اجتماعی دعا کرائی۔

احباب دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر طرح خیر و برکت کا موجب اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

روزنامہ الفضل ربوہ - رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴